حدیث ’’مسلسل بالأوّلیة‘‘ سے متعلق فکرمندانہ خطاب!

خطاب: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی زید مجدہٗ
صدر وفاق المدارس العربیہ، پاکستان

مؤرخہ ۴ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ بروز پیر کو حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہٗ (رئیس جامعہ دار العلوم کراچی، وصدر وفاق المدارس العربیہ، پاکستان) نائب رئیس جامعہ ڈاکٹر مولانا سید احمد یوسف بنوری زید مجدہٗ کی والدہ ماجدہ کے انتقال پر تعزیت کے لیے جامعہ تشریف لائے تھے، اربابِ جامعہ کی خواہش پر حضرت مفتی صاحب زید مجدہٗ نے دورہ حدیث کی درسگاہ میں موجود اساتذہ وطلبہ کو اجازتِ حدیث کے ساتھ ساتھ ان سے مختصر خطاب بھی فرمایا، جسے جامعہ کے فاضل ومتخصص مولانا محمد احمد عبد اللہ نے ریکارڈنگ سے تحریری صورت میں منتقل کیا۔ افادۂ عام کی غرض سے شاملِ اشاعت کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم، وعلی آلہٖ وأصحابہٖ أجمعین، وعلی کل من تبعھم بإحسان إلی یوم الدین، أما بعد:

میرے عزیز طالب علم ساتھیو! آج مجھے اس عظیم جامعہ میں اپنے بہت ہی مہربان بھائی مولانا احمد بنوری صاحب کی والدہ کے انتقال کی وجہ سے تعزیت کی خاطر آنا ہوا تھا، لیکن یہاں بزرگوں نے حکم کیا کہ دار الحدیث میں بھی تھوڑی دیر کے لیے حاضر ہوجاؤں، اگرچہ مجھے اس بات سے بہت ندامت محسوس ہوتی ہے کہ یہ مسند درحقیقت میرے انتہائی مشفق، مکرم، معزز، استاذ، حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی مسند ہے، جن سے اس ناکارہ کو بہت زیادہ محبت وشفقت حاصل ہوئی، اور الحمد للہ! ایک سفر کے دوران اُن سے تلمذ کا بھی شرف حاصل ہوا، اُن کی جگہ پر مجھ جیسا بے علم وعمل اگر آکر بیٹھے تو یہ ندامت وشرمندگی کی بات ہے، لیکن دوسرا پہلو یہ بھی ہے کہ یہ میرے لیے برکت حاصل کرنے کا موقع ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو

میرے لیے باعثِ برکت بنادے۔ (آمین!)

حدیث ’’مسلسل بالأوّلية‘‘ کی قراءت اور اجازتِ خاصہ وعامہ

حدیث تو ماشاءاللہ! آپ نہایت ہی قابل اساتذہ کرام سے پڑھ رہے ہیں، اور الحمدللہ! روزانہ پڑھ رہے ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے، (آمین!)۔ جو حدیث پڑھی گئی ہے، اس کی تفصیل تو ان شاءاللہ! آئندہ اساتذہ کرام آپ کو بیان فرمائیں گے، لیکن موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے میں ایک حدیث آپ کے سامنے پڑھ دیتا ہوں، جو ’’مسلسل بالأولية‘‘ کہلاتی ہے، اور اس کو ’’حديث الرحمة‘‘ بھی کہتے ہیں، اور حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے وقت سے بزرگوں کا یہ معمول رہا ہے کہ جب کوئی طالب علم اُستاذ کے پاس حدیث پڑھنے کے لیے آتا تھا تو اُستاذ سب سے پہلے اس کو یہ حدیث پڑھاتے تھے۔ یہ حدیث مجھے سب سے پہلے سن ۱۹۶۳ء میں حضرت شیخ محمد حسن المشاط المکی المالکی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی تھی، جو مسجدِ حرام میں مغرب کے بعد ’’نسائی شریف‘‘ کا درس دیتے تھے، اس حدیث کے پڑھنے کے بعد مغرب کے بعد اُن کے درس میں بھی حاضر ہونے کی سعادت ملی، پھر اُن کے بعد شیخ محمد یاسین الفادانی رحمۃ اللہ علیہ، جو مکہ مکرمہ میں تھے، اُن کے پاس جتنی اسانیدِ حدیث تھیں، شاید کسی اور کے پاس اُن کے عصر میں نہ ہوں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن سے بھی مجھے یہ حدیث ’’مسلسل بالأوّلية‘‘ اور اُس کے ساتھ کچھ اور مسلسلات بھی حاصل کرنے کی توفیق دی، اُن کے بعد حضرت شیخ احمد النافعی رحمۃ اللہ علیہ، جو جدہ میں تھے، اور اُن کی عمر ایک سو بیس سال تھی، اُن سے بھی میں نے یہ حدیث ’’مسلسل بالأولية‘‘ حاصل کی، اور اُنہوں نے اپنی تمام اسانید کی اجازت بھی دی، اور ساتھ ہی یہ شرط لگائی کہ تم اپنے تمام مشائخ سے مجھے اجازت دو، اور چوتھے مولانا محمد یونس جون پوری رحمۃ اللہ علیہ، آپ سب حضرات اُن سے واقف ہوں گے، اس آخری دور میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کو علمِ حدیث کا خصوصی ملکہ عطا فرمایا تھا، اگرچہ وہ ہندوستان میں تھے اور ہم یہاں پاکستان میں، لیکن اُن سے لندن میں مجھے اس کی اجازت حاصل ہوئی، اور باقی دیگر اجازات بھی حاصل ہوئیں، یہ وہ بزرگ تھے جن سے مجھے اس کی اجازت حاصل ہوئی۔ میں حدیث آپ کے سامنے پڑھ دیتا ہوں:

بسم الله الرحمٰن الرحيم: الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام علىٰ رسوله الكريم، وعلىٰ آلہٖ وأصحابہٖ أجمعين، أما بعد: فقد حدّثني بهٰذا الحديث الشيخ حسن المشاط المكي المالكي رحمه الله تعالى في المسجد الحرام، والشيخ محمد ياسين الفاداني رحمه الله تعالى في مكة المكرمة،

والشيخ أحمد الناخبي رحمه الله تعالى في جدة، وشيخنا محمد يونس الجون بوري رحمه الله تعالى في جدة، كل واحد منهم يرو يه بإسناده إلى سيدنا عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ''الراحمون يرحمهم الرحمٰن تبارك وتعالى، ارحموا من في الأرض يرحمكم من في السماء.''

هٰذا أول حديثٍ سمعتهٗ من هؤلاء الشيوخ، وكل واحد منهم يقول: هٰذا أول حديث سمعتهٗ من مشايخي، وأنا دخلتُ فيهم هٰكذا رحمهم الله تعالىٰ، فأجيزكم جميعًا لهٰذا الحديث، أسال الله سبحانهٗ وتعالىٰ أن يوفّقنا لنفع هٰذا الحديث، كما نفع به رسول الله صلى الله عليه وسلم.

اس حدیث کے ساتھ جو میری تمام دوسری اسانید ہیں، دورہ حدیث، موقوف علیہ اور تخصص کے تمام طلبہ کو میں اُن کی اجازتِ عامہ دیتا ہوں، اور دورہ حدیث اور موقوف علیہ کے اساتذہ کرام اور ان کے علاوہ تمام موجود اساتذہ کرام کو میں اپنی تمام مرویات کی اجازت دیتا ہوں، جو میرے ثبت ''ثبت العثماني'' میں موجود ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی برکات نصیب فرمائیں۔ (آمین!)

حدیث ''مسلسل بالأوّلية'' سے مستفاد ایک سبق

ایک نکتہ جو میں کبھی کبھی سوچا کرتا ہوں کہ جب طالب علم استاذ کے پاس حدیث پڑھنے گیا تو استاذ نے سب سے پہلے یہی حدیث پڑھائی، حالاں کہ اور بھی بہت سی حدیثیں ہوسکتی تھیں، لیکن اس حدیث کو پڑھانے کی کوئی نہ کوئی وجہ ہوگی، اس حدیث کو ''حديث الرحمة'' بھی کہا جاتا ہے، کیوں کہ اس میں فرمایا گیا ہے: ''الراحمون يرحمهم الرحمٰن تبارك وتعالىٰ، ارحموا مَن في الأرض يرحمكم مَن في السماء.''، ''مَن في الأرض'' اتنا عام ہے کہ اس میں مسلم، غیر مسلم سب داخل ہیں: ''زمین والوں پر رحم کرو۔'' رحم کے انداز الگ الگ ہوتے ہیں، کسی کے ساتھ رحم کا تعلق کچھ ہوتا ہے، کسی کے ساتھ رحم کا تعلق کچھ ہوتا ہے، صرف مسلمانوں پر نہیں، غیر مسلموں پر بھی رحم کا تقاضا یہ ہے کہ یہ داعیہ ہمارے دلوں میں ہو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں ہدایت دے اور یہ اسلام قبول کریں، اور اگر ان کو انسانی بنیاد پر کسی مدد اور تعاون کی ضرورت ہو تو آپ اُن کی مدد کے لیے تیار رہیں۔ سرورِ دو عالم ﷺ کا یہ ارشاد ہمیں یہ سبق سکھاتا ہے کہ ایک مسلمان کا کام رحم کرنا ہے، زمین میں جتنے متنفس موجود ہوں اُن سب پر رحم کریں، رحم کرنے کے طریقے مختلف ہوں گے، لیکن رحم کرنا ہے، اور یہ بات اگر ذہن میں رہے تو ہم جیسے طالب علموں کے لیے اس دور میں ایک بہت بڑا فتنہ یہ ہے کہ جس سے ہمارا کوئی مسلکی اختلاف ہے تو اس

اختلاف کو ہم دشمنی بنادیں، اُس کے اوپر فتنے کھڑے کردیں، اُس کو طعنے دیں اور اُس کا مذاق اڑادیں، اور ’’تنابز بالألقاب (برے القاب سے پکارنے)‘‘ تک پہنچ جائیں، اور یہ حال ہے کہ جو ہمارے مسلک کا ہے وہ تو ہمارا ہے، جو دوسرے مسلک کا ہے تو اس کے ساتھ رحم نہیں ہے، (جو اپنے مسلک کا ہے) اُس کے لیے صاف جھوٹ معاف ہے، (اور جو دوسرے مسلک کا ہے) اُس کو چاہے گالی دے دو، اُس کو چاہے برا بھلا کہہ دو، چاہے اُس کو طعنے دے دو، چاہے اُس کو اپنے سب وشتم کا محور بنادو، ہمارے ماحول کے اندر یہ فضا بن گئی ہے، جو انتہائی افسوس ناک ہے۔

میرے والد ماجد قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ فرمایا کرتے تھے کہ: حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما الصلاۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کے پاس بھیجا، اور فرعون وہ کہ جس سے بڑا سرکش کوئی نہیں ہوتا، اور انبیاء کرام کو بھیجا جارہا ہے تو کیا فرمایا ہدایت میں: ’’فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا‘‘ (میرے والد ماجد قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ) فرمایا کرتے تھے: تم حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام سے بڑے مصلح نہیں ہوسکتے، اور تمہارا مخالف فرعون سے بڑا گمراہ نہیں ہے، جو سب کے اوپر خدائی کا دعوے دار ہے، لیکن جب وہاں کہا جارہا ہے کہ نرمی سے بات کرو اور ساتھ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ: ’’لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى‘‘، شاید وہ نصیحت قبول کرلے، شاید اُس کے دل میں خدا کا خوف پیدا ہوجائے، حالاں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے علمِ ازلی میں یہ بات موجود تھی کہ یہ ہدایت پانے والا نہیں ہے، پھر بھی موقع دے دیا، لیکن اس کے باوجود انبیاء کرام (علیہم السلام) سے کہا جارہا ہے کہ تم اپنے دل میں نرمی کا اہتمام کرنا، ’لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى‘‘ انبیاء کرامؑ کا یہ طریقہ ہے دعوت کا کہ اُن کو گالی بھی دی جاتی ہے، ان سے کہا جارہا ہے کہ تم بے وقوف ہو، تم جھوٹے ہو، جواب میں کہتے ہیں: ’’يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ‘‘، یہ دعوت کا اسلوب ہے جو ہمیں انبیاء کرامؑ خاص طور نبی کریم سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوا ہے۔ یہ پیغام ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کہ جب آپ کا کسی سے اختلاف ہو تو اس کو راہِ راست پر لانے کے لیے، اس کو سمجھانے کے لیے جو اسلوب اختیار کریں تو اس اسلوب میں رحم ہونا چاہیے، اس میں رحمت ہونی چاہیے، اس میں وہی طریقہ ہونا چاہیے جو پیغمبرانہ طرز وطریقہ ہے۔ خاص طور پر ہمارے ہاں یہ بات پھیلتی جارہی ہے کہ ذرا بھی کسی سے اختلاف ہوا تو طنز وتعریض اور دشمنانہ الفاظ اور مختلف طرح سے اس کو چوٹ دینے کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔ ہمارے لیے یہ بہت بڑا سبق ہے کہ جو سب سے پہلے سبق ہم کو پڑھایا گیا' وہ رحم کا ہے، اور رحم کے اندر شفقت داخل ہے، اس میں نصیحت داخل ہے، اس میں خیر خواہی داخل ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اور رحمت سے ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین!)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ سیدنا و مولانا محمد وعلیٰ آلہٖ وأصحابہٖ أجمعین